سوال

مطلقہ عورت پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کے لیے صاحب فراش شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے

جواب

الحمد للہ

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

پھر اگر اس کی (تیسری بار) طلاق دے دے تو اب اس کے لیے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے سوا کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے، پھر اگر وہ بھی اسے طلاق دے دے تو ان دونوں کو آپس میں ملنے (نکاح کرنے) میں کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ یہ جان لیں کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے، یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لیے بیان کر رہا ہے البقرۃ(230).

اور اس میں ضروری ہے کہ دوسرا خاوند اس کے ساتھ جماع کرے، اور اگر ان دونوں میں جماع نہیں ہوتا تو پھر وہ عورت اپنے پہلے خاوند کی طرف نہیں لوٹ سکتی، علماء کرام اس پر متفق ہیں، اس کی دلیل درج ذیل حدیث نبوی ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ نے اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دی، اور اس عورت نے عبد الرحمن بن زبیر سے شادی کر لی اور یہ دعوی کیا کہ اس نے اس سے دخول نہیں کیا، اور عبد الرحمن سے طلاق لینا اور اپنے پہلے خاوند کی طرف واپس جانا چاہا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"کیا تم رفاعہ کی طرف واپس جانا چاہتی ہو؟ یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2639) صحیح مسلم حدیث نمبر (1433).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم :

"ایسا نہیں ہو سکتا حتی کہ تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے"

یہ جماع اور دخول سے کنایہ ہے، جس کی لذت کو شہد اور مٹھاس کی لذت سے تشبیہ دی گئی ہے

اور اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ :

تین طلاق والی عورت اپنے مطلق شخص کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر لیتی، اور وہ دوسرا شخص اس کے ساتھ وطئ کر کے اسے چھوڑ نہیں دیتا، اور عدت گزرنے کے بعد وہ پہلے شخص کے لیے جائز و حلال ہو گی

لیکن صرف نکاح کرلینے سے ہی وہ پہلے شخص کےلیے جس نے اسے تیسری طلاق دی ہو حلال نہیں ہوگی

سب صحابہ کرام اورتابعین اوران کے بعدوالے سب علماء کرام کا یہی قول ہے، صرف سعید بن مسیب رحمہ اللہ اس کے قائل نہیں، ہوسکتا ہے ان کے پاس یہ حدیث نہ پہنچی ہو" انتہی

ابن قدامہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"کتاب اللہ میں (تیسری طلاق کے حلال نہ ہونے) سے جو مراد ہے اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح طور پر بیان کردینا کہ وہ پہلے خاوند کےلیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ دوسرا خاوند اس کا اور وہ اس خاوند کا ذائقہ ومٹھاس نہ چکھ لے، اس سے ہٹ کر کوئی اور مراد لینا اور کسی اور قول کی طرف جانا جائز نہیں ہے " انتہی

دیکھیں : مغنی ابن قدامہ (549/10).

اور جب دوسرے خاوند کے ساتھ یہ اتفاق ہوکہ وہ پہلے خاوند کے ساتھ نکاح حلال کرنے کےلیے اس عورت سے شادی کریگا، یا پھر دوسرا خاوند بغیر کسی اتفاق کے ایسی نیت رکھتا ہو، نہ تو وہ اس عورت سے نکاح کی رغبت رکھتا ہو اور نہ ہی اس عورت کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہو صرف حلال کی نیت رکھتا ہو تو یہ حلالہ کہلاتا ہے، اور اس عمل پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے

اور اس کے ساتھ وہ عورت اپنے پہلے خاوند کےلیے حلال نہیں ہوگی کیونکہ یہ نکاح ہی حرام ہے، چاہے دوسرے خاوند نے اس عورت کے ساتھ جماع بھی کرلیا ہو

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عام اہل علم کے قول کے مطابق نکاح حلالہ حرام اور باطل ہے ،.. لہذا اگر عقد نکاح سے پہلے حلالہ کی شرط رکھی گئی ہو چاہے اسے نکاح کرتے وقت ذکر نہ کرے، یا پھر بغیر کسی شرط کے حلالہ کی نیت کی گئی ہو تو یہ نکاح بھی باطل ہوگا " انتہی مختصرا

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (10/49-51).

اس لیے جب صرف عورت کی جانب سے نکاح حلالہ کی نیت پائی جائے، اور دوسرے خاوند کے ساتھ اس پر اتفاق نہ ہو اور نہ ہی حلالہ کی نیت کی گئی ہو تو نکاح صحیح ہوگا، اور اس سے پہلے خاوند کے ساتھ حلال ہوجائیگی، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر دوسرے خاوند نے عورت سے دخول کیا اور پھر اپنی مرضی سے طلاق دی یا پھر مرگیا تو یہ چیز عورت کو نقصان نہیں دے گی

لیکن اس عورت کا اس شخص کو مال ادا کرنا کہ وہ اس عقد نکاح پر راضی ہوجائے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس حلالہ کی نیت کا علم ہے، اور اصل میں وہ شخص نکاح کی رغبت ہی نہیں رکھتا؛ تو اس طرح یہ اس سانڈ کی طرح ہوگا جو عاریتاً لیا گیا ہو، جو طلاق یافتہ خاوند اور بیوی کے درمیان دخول کررہا ہے ،تاکہ وہ پہلے خاوند کےلیے حلال ہوجائے

واللہ اعلم .